البقرۃ : 38 [تالیف: بنت عبد الشکور]

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(ہم نے کہا: تم یہاں سے اکٹھے اُتر جاؤ، پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی تو اُن پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔)

اِس آیت میں بھی انسان کی روحانی ضرورت [ہدایت] کی بات کی گئی۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا (ہم نے کہا تم سب یہاں سے اکٹھے اُتر جاؤ)

نیچے اترنے کا حکم یہاں دوسری مرتبہ آیا ہے۔ پہلی مرتبہ (البقرۃ : 36) اُس وقت حکم دیا گیا جب آدمؑ اور حواؑ سے غلطی ہوئی تھی۔ پھر اب دوبارہ یہاں اُن دونوں کی توبہ قبول ہونے کے بعد حکم دیا گیا ہے۔ پہلے حکم سے ناراضگی کا اظہار مقصود تھا اور دوسری مرتبہ اِس آیت میں تاکہ اصل مقصد یعنی آدمؑ کو خلیفہ بنانے کا عمل پورا ہوسکے۔ دونوں حکموں کی غرض و غایت الگ الگ ہے، اِس لیے یہاں تکرار ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ کچھ علماء نے کچھ اور تفسیریں بھی اس کے بارے میں لکھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے کے باوجود انھیں جنت سے نکال دیا کیونکہ آدمؑ اور اولادِ آدم کو زمین کی خلافت کے لیے پیدا کیا گیا۔ یہی اللہ کی مشیت تھی۔

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى (پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے)

اے جن و انسان! تمہارے پاس میری طرف سے کتابیں اور انبیاء و رسول ہدایت لے کر آئے گے۔

ہدایت کا سلسلہ آدمؑ سے شروع ہوکر محمدؐ پر ختم ہوگیا۔ محمدؐ آخری نبی ہیں اور قرآن و حدیثِ نبوی آخری وحی الٰہی ہے۔ اِس دوران کتنے نبی اور رسول آئے اُس کے بارے میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ چوبیس (24) یا پچیس (25) [جو ذوالکفل کو رسول کہتے ہیں انھوں نے 25 کی تعداد کہی ہیں] رسولوں کا تو ذکر قرآن میں بیان کیا گیا ہے لیکن کچھ رسولوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اِس لئے النساء : 164 ← "کچھ پیغمبروں کے واقعات ہم نے آپ سے پہلے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ سے بیان نہیں کئے۔" آج ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ دو (2) ہی چیزیں ہیں: قرآن اور حدیث جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت ہیں۔

الموطا : ۔ رسولؐ نے فرمایا: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو گے، کبھی گمراہ نہیں ہوگے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اُس کے نبیؐ کی سنت۔"

فَمَن تَبِعَ هُدَايَ ([میری طرف سے ہدایت آنے کے بعد] جس نے میری ہدایت کی پیروی کی)

ہدایت صرف وہ ہے جو اللہ کی طرف سے ہے، لوگوں کی رائے ہدایت نہیں ہوتی، خواہ وہ کتنے ہی بڑے عالم ہوں۔

اگر جنت میں دوبارہ داخلہ چاہتے ہو تو جو بھی کچھ اللہ کی طرف سے ہدایات (وحی) آتی رہیگی اُس پر اُس کے مطابق ہی عمل کرنا ہوگا۔

جنت کا راستہ تو بتا دیا گیا۔ اب اُسی ہدایت کے مطابق اپنی زندگی گزاروں گے، اُس پر عمل کرتے رہوگے تو تم جنت کے وارث ہوگے اور جہنم کے عذاب سے بچ جاؤ گے۔

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (تو نہ اُن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔)

خَوْف آنے والی (مستقبل / Future کے) کسی چیز سے ڈر کو کہتے ہیں۔

حُزْن ہاتھ سے نکل جانے والی یا ماضی (Past) کے کسی چیز پر غم کو کہتے ہیں۔

یعنی جو لوگ اللہ کی طرف سے آنے والی ہدایت کی پیروی کریں گے وہ آخرت میں نہ دنیا کی زندگی پر افسوس کریں گے، جیسا کہ کفار کو افسوس ہوگا:

الانعام : 27 ← "کاش تم [ان کو اُس وقت] دیکھو جب یہ جہنم کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کہ اے کاش! ہم پھر [دنیا میں] لوٹا دیئے جائیں تاکہ اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم مومن ہو جائیں۔"

اِسی طرح جو کچھ اپنے پیچھے دنیا میں چھوڑ آئے اُس کا بھی غم نہ ہوگا۔

اور نہ ہی آخرت کی سزا کا خوف ہوگا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ آخرت میں خوش رہے گے۔

بخاری : ۔ رسولؐ نے فرمایا: "جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اُسے جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ 'اے جنت والو! تمہیں اب موت نہیں آئے گی، اور اے جہنم والو! تمہیں بھی اب موت نہیں آئے گی'۔ اِس بات سے جنتی اور زیادہ خوش ہوجائیں گے اور جہنمی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔"

خلاصہ : ۔

1> آدمؑ خلیفہ بن کر زمین پر اتارے گئے۔

2> ہدایت صرف اور صرف اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔

3> ہدایت کی پیروی کرنے والے جنت میں داخل ہوگے۔ اِس لیے ہمیں قرآن و صحیح احادیث کو سمجھ کر اُس پر عمل کرنا ہوگا۔

4> جنت والوں کو نہ ہی حال یا مستقبل کے کسی خطرے کا ڈر رہوگا اور نہ ہی ماضی کے کسی نقصان کا غم اور افسوس ہوگا، گویا جنت میں اُن کو مکمل خوشی اور ہمیشہ باقی رہنے والی خوشی ملے گی۔

Compiled by : Bint A. Shakoor

(As-Saajidoon)